



## 9431 - دینی التزام کرنے والوں کو اصولی بنیاد پرست اور حد سے بڑھے ہوئے کہنے کا حکم

سوال

ذرائع ابلاغ میں دینی التزام کرنے والے نوجوانوں کو بنیاد پرست ، اصولی اور یا پھر شدت پسند کہا جاتا ہے اس کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد لله.

ہر حال میں یہ کہنا غلط ہے بلکہ یہ الفاظ تو مشرق و مغرب سے یہودیوں اور عیسائیوں اور کیمونسٹروں وغیرہ کی جانب سے وارد ہوئے ہیں جو دعوت الی اللہ اور اس دعوت کو پھیلانے والوں سے لوگوں کو نفرت دلانے کی کوشش کرنے میں لگے ہوئے ہیں ۔

وہ اصولی اور بنیاد پرست ، حد سے بڑھے ہوئے اور اس کے علاوہ مختلف قسم کے القابات دے کر دعوت کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں ۔

بلاشبہ دعوت الی اللہ ہی سب رسول و انبیاء کا دین اور کام اور ان کا مذہب اور طریقہ رہا ہے ، لہذا اہل علم پروا جب ہے وہ دعوت الی اللہ کا کام کریں اور اس میں پوری تگ ودو کریں ، اور نوجوانوں پر لازم اور ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کریں اور حلق پر ثابت قدم رہتے ہوئے اس کا التزام کریں ۔

اس میں نہ تو انہیں غلو سے کام لینا چاہیئے اور نہ ہی جور و جفا سے ، بعض نوجوان غلو سے کام لیتے ہیں جس کی بنا پر ان سے کچھ غلط اشیاء کا ارتکاب اور نقص علم کا وقوع ہوتا ہے جس کی بنا پر وہ جفا کا شکار ہو جاتے ہیں ۔

لیکن نوجوانوں اور دوسرا علماء کرام پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کریں ، اور دلائل کے ساتھ حق کے متلاشی رہیں ، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانیں پر عمل پیرا ہوں ۔

انہیں چاہیئے کہ وہ غلو بدعات اور افراط سے بچنے کی کوشش کریں اور جیسا کہ ان پر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جہالت اور کمی و کوتاہی سے بچیں ، یہاں پر ایک بات یاد رہے کہ ان میں سے کوئی معصوم نہیں ، کچھ لوگوں سے کمی و زیادتی و نقصان ہو سکتا ہے لیکن یہ سب کے لیے کوئی عیب والی بات نہیں لیکن عیب صرف اس میں ہے جو اس کا مرتكب ہوتا ہے ۔

لیکن اللہ کے دشمن یہودی و نصاری وغیرہ اور ان کے طریقے پر چلنے والوں نے دعوت اسلام کو مٹانے اور دبانے کا اسے ایک وسیلہ بنا لیا ہے کہ وہ دعوت دینے والوں کو بیاد پرست اور اصولی اور شدت پسند جیسے القابات دیتے ہیں

اصولی اور بنیاد پرست کا معنی کیا ہے :

اگرتواس کا معنی یہ ہو کہ : وہ لوگ اصول اسلام اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائیں پر عمل پیرا ہونے والے ہیں تو پھر یہ ان کی مذمت ، کتاب و سنت کے اصول کی پیروی کرنا مرح و تعریف والا کام ہے کوئی مذمت نہیں ۔

مذمت اور حد سے تجاوز تو یہ ہے کہ یا تو غلوکرکے حد سے تجاوز کیا جائے یا پھر ظلم وجفا کرکے جو کہ ایک مذموم کام ہے ، لیکن ایسا شخص جو دینی امور کا التزام کرتا اور کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو اس میں ایسا کام کوئی عیب نہیں بلکہ یہ تومرح و تعریف اور کمال کی نشانی ہے ۔

اور پھر سب سے بڑھ کر یہی چیز تو طالب علموں اور دعوت کا کام کرنے والوں پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہوں ، انہیں چاہیے کہ وہ اصول فقہ اور اصول عقیدہ اور مصطلح جس سے استدلال اور دلائل کو حجت مانا جاسکتا ہے تو اس لیے ضروری ہے کہ ان کے ہاتھ میں ایسے اصول و ضوابط ہونے چاہیے جن پر اعتماد کیا جاسکے ، توعدة کو اصولی اور بنیاد پرست کہنا ایک مجمل کلام ہے جس کی مذمت اور عیب جوئی اور نفرت کے علاوہ کوئی حقیقت نہیں ، تواصیلیت ایک مذمت نہیں لیکن حقیقت میں یہ مرح و تعریف ہے ۔

تو اگرایک طالب علم اصولوں پر عمل کرتا اور ان کا لحاظ رکھتا ہے کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل علم نے جو کچھ مقرر کیا ہے اس پر اصولی طور پر عمل پیرا ہوتا ہے تو یہ کوئی عیب والی بات نہیں ، لیکن بدعاں اور غلو و زیادتی ہی اصل میں عیب ہے یا پھر جہالت اور عمل میں کمی کوتاہی بھی اصل میں عیب ہے ۔

لہذا دعاہ پر واجب ہے کہ وہ شرعی اصول کا التزام کریں اور اس میں میانہ روی اختیار کریں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں درمیانی امت قرار دیا ہے تو اس لیے دعاہ کو غلو و جفا کا درمیانی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جس میں نہ توافر اطہار نہ تفریط ۔

حق پر استقامت اختیار کریں اور اس پر شرعی دلائل کے ثبوت دیں ، نہ تو اس میں افراط اور غلو ہے اور نہ ہی جفا اور تفریط لیکن میانہ روی پائی جائے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ۔